

از عدالتِ عظمیٰ

کمشنر آف انکم ٹیکس کیرالہ-II؛ ایرناکولم

بنام

میسرز کنڈتھ موٹرز وغیرہ۔

تاریخ فیصلہ: 4 مارچ، 1997

[بی پی جیون ریڈی اور سوہاس سی سین، جسٹس صاحبان]

انکم ٹیکس ایکٹ، 1961: دفعہ 186(1)۔ شراکت داری فرم۔ رجسٹریشن۔ شراکت داری کی موت۔ ایک شراکت دار کے ذریعہ دوبارہ دستخط شدہ نیا شراکت نامہ،۔ انفرادی اور نمائندہ صلاحیت۔ انکم ٹیکس افسر نے رجسٹریشن منسوخ کر دی۔ اپیل پر۔ ٹریبونل نے فیصلہ دیا کہ شراکت داری حقیقی تھی۔ حوالہ پر، عدالت عالیہ نے ٹریبونل کے خیالات کی تصدیق کی۔ قرار پایا کہ، متوفی ساتھی کے نامزد شخص کے طور پر شامل ہونے پر کوئی قانونی پابندی نہیں۔ شراکت داری کے معاہدے۔ شراکت داری کے جواز پر شک کرنے کی کوئی وجہ نہیں ہے۔

مشخص الیہ انکم ٹیکس ایکٹ 1961 کے تحت ایک تصدیق شدہ شراکت داری فرم تھی۔ شراکت نامہ چھ شراکت داروں نے تشکیل دی تھی۔ شراکت داروں میں سے ایک کی موت پر، ایک نیا شراکت داری معاہدہ انجام دیا گیا۔ ایک 'K' نے اپنی انفرادی صلاحیت اور نمائندہ صلاحیت میں بھی دوبارہ شراکت داری کے معاہدے پر دستخط کیے۔ انکم ٹیکس افسر نے انکم ٹیکس ایکٹ کی دفعہ 186(1) کے تحت اپنے اختیارات کا استعمال کرتے ہوئے اس بنیاد پر رجسٹریشن منسوخ کر دی کہ کوئی حقیقی شراکت داری فرم موجود نہیں تھی۔ ایپلٹ اسسٹنٹ کمشنر نے انکم ٹیکس افسر کے خیالات کو برقرار رکھا۔ اپیل پر ٹریبونل نے فیصلہ دیا کہ شراکت داری فرم حقیقی تھی اور انکم ٹیکس افسر نے فرم کا رجسٹریشن منسوخ کرنے میں غلطی کی تھی۔ حوالہ پر عدالت عالیہ نے ٹریبونل کے خیالات کی تصدیق کی۔ لہذا محصولات کی طرف سے یہ اپیل۔

اپیل کو مسترد کرتے ہوئے، یہ عدالت

قرار دیا گیا کہ: 1، متوفی شریک کے ذاتی نمائندے کو باقی ماندہ شریکوں کی رضامندی سے شراکت میں شامل کیے جانے پر کوئی قانونی پابندی نہیں ہو سکتی۔ اگر متوفی کا ذاتی نمائندہ خود بھی باقی ماندہ شریکوں میں شامل ہو، تو وہ متوفی شریک کے قانونی ورثاء کی جانب سے نامزدگی کی حیثیت سے نئی شراکت میں شامل ہونے پر رضامند ہو سکتا ہے

2. شراکت داری کے معاہدے کی صداقت پر شک کرنے کی کوئی وجہ نہیں ہے کیونکہ چار دیگر شراکت دار تھے اور 'K' دوسرے قانونی وارثوں کی جانب سے مختار نامہ کا حامل تھا۔ شراکت داری ایکٹ یا کنٹریکٹ ایکٹ میں ایسا کچھ بھی نہیں ہے جو چھ شراکت داروں کے ذریعہ اس نوعیت کے معاہدے میں داخل ہونے سے روکتا ہو۔ یہ ماننا ممکن نہیں ہے کہ 'کے' شراکت داری میں ایسا کچھ کرے گا جو اس کے مفاد میں ہو اور دوسرے قانونی وارثوں کے مفاد کے خلاف ہو۔

لکمان داس بنام کمشنر انکم ٹیکس، (1948) 16 آئی ٹی آر 35 (پی سی) اور چندر کانت منی لال شاہ اور ایک اور بنام کمشنر انکم ٹیکس، (1992) 193 آئی ٹی آر 1، پر انحصار کیا۔

میسرز حسین قاسم دادا، (ایک فرم) بنام کمشنر انکم ٹیکس، بنگال، 5 آئی ٹی آر 182 اور رائے بہادر لوکینا تھ پر سادو دھنڈھانیا بنام کمشنر انکم ٹیکس، بہار اور اڑیسہ، 8 آئی ٹی آر 369، ممتاز۔

کمشنر انکم ٹیکس بنام عبدل رحیم، 55 آئی ٹی آر 651؛ کمشنر انکم ٹیکس بنام باگو لکشمی اینڈ کمپنی، 55 آئی ٹی آر 660؛ اگر وال اینڈ کمپنی بنام کمشنر انکم ٹیکس، یو پی، 77 آئی ٹی آر 10؛ کمشنر انکم ٹیکس بنام کالو بابو لال چند، 37 آئی ٹی آر 23 (ایس سی) اور کمشنر انکم ٹیکس، بمبئی سٹی II بنام راگھی آنند جی اینڈ کمپنی، 100 آئی ٹی آر 246، کا حوالہ دیا گیا۔

"لنڈلے اینڈ مینکس آن شراکت داری"، 16 واں ایڈیشن؛ ہالسبری کالاف انگلینڈ، چوتھا ایڈیشن، جلد 9 کنٹریکٹ، آرٹیکل 204 اور مے کا ہندولا (9 واں ایڈیشن)، صفحہ 398، کا حوالہ دیا گیا ہے۔

پبلیٹ دیوانی کا دائرہ اختیار: دیوانی اپیل نمبر 3069، سال 1980 وغیرہ۔

آئی ٹی آر نمبر 85، سال 1979 میں کیرالہ عدالت عالیہ کے 24.5.79 کے فیصلے اور حکم

سے۔

جے بی ڈی اینڈ کمپنی کے لیے جی سی شرما، ٹی ایل وی آنیر، جوزف ویلاپلی، بی ایس آہوجا، ایس این ترڈول، پی پر میشورن، ایس بال کرشنن، ایس پرساد، (ایس گنیش اور مسز اے کے ورما)، سمیر پارکھ، ای آر کمار، آر دیپالا، پی ایچ پارکھ، یو وی ایرادی، اے پی میدھ، کے وی موہن، ارونیثور گپتا مکمل مدگل، دھرووی مہتا، ایس کے مہتا حاضر فریقین کے لیے۔

عدالت کا فیصلہ سین، جسٹس نے دیا۔

یہ معاملہ تخمینہ کاری سال 1972-73 سے متعلق ہے جس کے لیے متعلقہ پچھلا سال 1.7.1970 پر شروع ہونے والا اور 30.6.1971 پر ختم ہونے والا سال تھا۔

ابتدائی طور پر، مشخص الیہ فرم ایک شراکت نامہ کے ذریعے تشکیل دی گئی تھی جس کی تاریخ 13.9.1966 تھی اور یہ چھ افراد پر مشتمل تھی:

1. کے کے سدوان
2. کے ایس کرشنا داس
3. کے اے جیا پالان
4. کے ایس ہری داس
5. کے اے موہن داس
6. کے اے ہری داس

شراکت داری کو انکم ٹیکس ایکٹ کے تحت رجسٹریشن دی گئی تھی۔ اس شراکت نامہ کی شق 13 میں کہا گیا ہے کہ شراکت داروں میں سے کسی ایک کی موت یا سبکدوشی کا فرم کو تحلیل کرنے کا اثر نہیں پڑے گا، لیکن بقایا باقیہ شراکت دار اس فرم کو ان شرائط و ضوابط پر جاری رکھ سکتے ہیں جن پر ان کے درمیان تحریری طور پر اتفاق ہو سکتا ہے۔

9.2.1970 پر، شراکت داروں میں سے ایک، سدیان کی موت ہو گئی۔ سدیان نے 28 جنوری 1970 کو ایک وصیت پر عمل درآمد کیا تھا جس کے ذریعے ان کی جائیدادیں ان کے تین بالغ بیٹوں، کے ایس کرشنا داس، کے ایس ہری داس اور کے ایس بھگوان داس کو منتقل کر دی گئیں۔

20 فروری 1970 کو ایک نیا شراکت نامہ پر عمل درآمد کیا گیا۔ شراکت داریہ تھے:

1. کے ایس کرشنا داس	(اوپر نمبر 2 بھی وصیت کے تحت وارث ہے)
2. کے اے جے پالان	(اوپر نمبر 3)
3. کے ایس ہری داس	(نمبر 4 اوپر بھی ان کے تحت وارث ہوگا)
4. کے اے موہن داس	(اوپر نمبر 5)
5. کے اے ہری داس	(اوپر نمبر 6)
6. کے ایس کرشنا داس	(اوپر نمبر 2 لیکن شراکت داری میں کرشنا داس کے طور پر بیان کیا گیا ہے جو رجسٹرڈول نمبر 10، سال 1970 کے مطابق آنجہانی شری کے کے سد یوان کے وارثوں کی نمائندگی کرتے ہیں اور وارثوں کے وکیل ہونے کے ناطے اس کے بعد چھ شراکت داروں کو بلایا گیا ہے)

ان تمام چھ شراکت داروں نے شراکت نامہ پر دستخط کیے تھے۔ کے ایس کرشنا داس نے اپنی انفرادی حیثیت میں اور اپنی نمائندہ حیثیت میں بھی اس پر دوبارہ دستخط کیے۔

انکم ٹیکس افسر نے ابتدائی طور پر نئے تشکیل شدہ شراکت داری فرم کو تخمینہ کاری سال 1971-72 (30 جون 1970) کو ختم ہونے والے حساباتی سال) کے لیے رجسٹریشن دی۔ لیکن تخمینہ کاری کے سال 1972-73 (30 جون 1971) کو ختم ہونے والے حساباتی سال) کے لیے انکم ٹیکس افسر نے انکم ٹیکس ایکٹ 1961 کی دفعہ 186(1) کے تحت اپنے اختیارات کا استعمال کرتے ہوئے رجسٹریشن منسوخ کر دی۔ انکم ٹیکس افسر کا خیال تھا کہ کرشنا داس نے دو صلاحیتوں (1) اپنی انفرادی صلاحیت اور (2) آنجہانی کے کے سد یوان کے وارثوں کی نمائندگی کے طور پر فرم میں شمولیت اختیار کی تھی۔ انکم ٹیکس افسر کے مطابق کوئی حقیقی شراکت داری فرم موجود نہیں تھی اور ایسی فرم کو رجسٹریشن نہیں دی جاسکتی تھی۔ اپیلٹ اسسٹنٹ کمشنر نے انکم ٹیکس افسر کے نقطہ نظر کو برقرار رکھا۔ تاہم ٹریبونل کا خیال تھا کہ شراکت داری حقیقی تھی اور انکم ٹیکس افسر نے صرف اس وجہ سے فرم کا اندراج منسوخ کرنے میں غلطی کی کہ کرشنا داس نے دو صلاحیتوں میں دوبارہ شراکت داری دستاویز پر دستخط کیے تھے۔ انکم ٹیکس کمشنر کے کہنے پر، قانون کا درج ذیل سوال عدالت عالیہ کو بھیجا گیا تھا:-

"کیا اس سال کے دوران (1.7.1970 سے شروع ہو کر 30.6.1971 کے ساتھ ختم ہونے والا) تخمینہ کاری سال 1972-73 سے متعلقہ ایک حقیقی فرم موجود تھی جو تصدیق شدہ ہے؟

"

عدالت عالیہ نے اس سوال کا جواب مثبت اور ریونیو کے خلاف دیا۔ عدالت عالیہ کا خیال تھا کہ صرف اس وجہ سے کہ کرشنا داس نے دوبار شراکت نامہ پر دستخط کیے تھے، ایک بار اپنی انفرادی صلاحیت میں اور پھر سد یوان کی مرضی کے تحت تین وارثوں کی نمائندگی کرتے ہوئے، شراکت داری کے معاہدے کو کالعدم نہیں ٹھہرائے گا۔

نوٹ کرنے کی اہم بات یہ ہے کہ شراکت داری میں کرشنا داس کے علاوہ چار دیگر شراکت دار تھے۔ کرشنا داس نے شاید کسی اور حیثیت میں اپنے ساتھ شراکت داری قائم نہیں کی ہوگی۔ لیکن اگر کرشنا داس اور کئی دیگر ان افراد کے درمیان شراکت داری موجود ہے، تو کرشنا داس کے دوسروں کے نامزد ہونے کی حیثیت سے شراکت داری میں شامل ہونے پر کوئی قانونی پابندی نہیں ہے۔ اس سوال پر کہ آیا ذاتی نمائندے یا نامزد شخص کا ٹرسٹی شراکت دار کے طور پر شامل ہو سکتا ہے، "لنڈلے اینڈ بینکس آن شراکت داری" کے 16 ویں ایڈیشن میں کہا گیا ہے کہ "ایک ٹرسٹی یا ذاتی نمائندہ واضح طور پر شراکت داری میں داخل ہو سکتا ہے، حالانکہ وہ ذاتی طور پر کسی بھی قرض اور واجبات کے لیے جوابدہ ہو گا۔"

اگر کوئی شراکت دار مر جاتا ہے تو زندہ بچ جانے والے شراکت دار دوسری شراکت داری بنا کر کاروبار کو جاری رکھ سکتے ہیں۔ ایسی صورت میں انہیں متوفی شراکت دار کے حصے کا حساب اس کے قانونی نمائندوں کو دینا ہو گا۔ لیکن اگر کوئی ساتھی مر جاتا ہے، تو اس کے قانونی نمائندے کو زندہ بچ جانے والے شراکت داروں کے ذریعے نئی شراکت داری میں داخل کیا جاسکتا ہے۔ ایسی صورت میں واحد سوال یہ ہو گا کہ کیا اس کے شراکت دار کے طور پر موصول ہونے والے منافع کا کوئی حصہ ذاتی طور پر اس کا ہے یا اس اسٹیٹ کا جس کی وہ نمائندگی کرتا ہے۔ جواب لامحالہ مقدمے کے حقائق اور حالات پر منحصر ہو گا۔

تاہم، اس بات پر کوئی قانونی پابندی نہیں ہو سکتی کہ متوفی شریک کے ذاتی نمائندے کو باقی ماندہ شریکوں کی رضامندی سے شراکت میں شامل کیا جائے۔ اگر متوفی کا ذاتی نمائندہ خود بھی باقی

ماندہ شریکوں میں شامل ہو، تو وہ متوفی شریک کے قانونی ورثاء کی جانب سے نامزد شخص کے طور پر نئی شراکت میں شامل ہونے پر رضامند ہو سکتا ہے۔

اس معاملے میں جس واحد مشکل کی طرف اشارہ کیا جا رہا ہے وہ یہ ہے کہ ایگزیکٹو، کرشنا داس، جو سابقہ شراکت داری کے زندہ بچ جانے والے شراکت داروں میں سے ایک تھا، انفرادی طور پر اور متوفی سدوان کے نمائندے کے طور پر بھی نئی شراکت داری میں شامل ہوا ہے۔ اگر ایک فرد کے طور پر اور سدوان کے قانونی وارثوں کے نمائندے کے طور پر کرشنا داس کے مفاداتی تصادم ہوتا تو اس سے ایک مسئلہ پیدا ہوتا۔ لیکن یہاں ایسا نہیں ہے۔ اس کی وصیت کے تحت سدوان کی جائیدادیں اس کے تین بیٹوں کو منتقل کر دی گئیں جن میں سے سبھی بالغ تھے۔ تینوں بیٹوں میں سے ہری داس اور کرشنا داس شراکت داری میں شامل ہوئے۔ باہر صرف بھگوانداس رہ گئے۔ شراکت داری کی ساخت کو مد نظر رکھتے ہوئے، یہ ماننا ممکن نہیں ہے کہ کرشنا داس شراکت داری میں کچھ بھی کر سکتا ہے جو اس کے مفاد میں اور سدوان کے دوسرے قانونی وارثوں کے مفاد کے خلاف ہو۔

انکم ٹیکس ایکٹ کے تحت، کسی فرم کے اندراج کے لیے توضیحات دفعات 184 اور 185 میں موجود ہیں۔ مذکورہ دفعہ 184 کے تحت رجسٹریشن حاصل کرنے کے لیے، تشخیصی افسر کو مطمئن ہونا پڑتا ہے کہ شراکت داری کا ثبوت ایک آلہ سے ملتا ہے اور شراکت دار کے انفرادی حصص اس آلہ میں متعین ہوتے ہیں۔ رجسٹریشن کے لیے درخواست پر تمام شراکت داروں (نابالغ نہ ہونے کی وجہ سے) کو ذاتی طور پر دستخط کرنے ہوتے ہیں۔ رجسٹریشن کے لیے درخواست موصول ہونے پر، انکم ٹیکس افسر کو فرم کی صداقت اور اس کے آئین کے بارے میں پوچھ گچھ کرنی ہوتی ہے جیسا کہ شراکت داری کے دستاویز میں بیان کیا گیا ہے۔ اگر وہ مطمئن ہے کہ اس طرح بیان کردہ آئین کے ساتھ ایک حقیقی فرم موجود تھی، تو اسے دفعہ 185 کے تحت فرم کو رجسٹر کرنے کا تحریری حکم جاری کرنے کی ضرورت ہے۔ اگر وہ فرم کی صداقت یا اس کے آئین کے بارے میں مطمئن نہیں ہے جیسا کہ شراکت داری کے دستاویز میں بیان کیا گیا ہے، تو اسے فرم کو رجسٹر کرنے سے انکار کرتے ہوئے تحریری طور پر حکم جاری کرنا ہو گا۔

اس عدالت نے کمشنر انکم ٹیکس بنام عبدال رحیم، 55 آئی ٹی آر 651 کے معاملے میں یہ فیصلہ دیا تھا کہ کسی شراکت داری کو حقیقی نہیں مانا جاسکتا یا اسے صرف اس وجہ سے رجسٹریشن سے

انکار نہیں کیا جاسکتا کہ کسی شراکت دار نے نمائندہ حیثیت سے شمولیت اختیار کی ہے، یا وہ کسی بیرونی یا کسی دوسرے شراکت دار کے لیے ٹرسٹی یا بے نامیدار ہے، یا بصورت دیگر اپنے منافع کے پورے یا حصے کا فائدہ مند حقدار نہیں ہے۔ اس صورت میں، فرم کو رجسٹریشن کا حقدار قرار دیا گیا تھا حالانکہ دو شراکت داروں کے درمیان ایک نجی انتظام تھا (جس میں دوسرے شراکت دار فریق نہیں تھے) کہ ایک منافع کا اپنا حصہ دوسرے کو دے گا۔ اس عدالت نے یہ فیصلہ دیا تھا کہ ایک فرم رجسٹریشن کی حقدار ہوگی حالانکہ ایک شراکت دار اپنے منافع کے حصے کو دیگران کے ساتھ تقسیم کر سکتا ہے، مثال کے طور پر، ذیلی شراکت دار یا کسی دوسری فرم کے ممبران۔

انکم ٹیکس کمشنر بنام باگی لکشمی اینڈ کمپنی، 55 آئی ٹی آر 660 کے معاملے میں، اس عدالت نے فرم کو رجسٹریشن کا حقدار قرار دیا حالانکہ دو شراکت دار جو مشترکہ کنبہ کے رکن تھے، اپنے منافع کے حصص میں پورے فائدہ مند سود کے حقدار نہیں تھے لیکن انہیں اپنے حصص کو اپنے کنبہ کے دوسرے افراد کے ساتھ تقسیم کرنا پڑا جس کی تقسیم کی گئی تھی۔ سباراؤ، جسٹس نے مشاہدہ کیا:

"شراکت داری کے معاہدے کا تعلق شراکت داری میں اپنے منافع کے حصص کے حوالے سے دیگران کے لیے شراکت داروں کی ذمہ داری سے نہیں ہے۔ یہ صرف شراکت داروں کے حقوق اور واجبات کو منظم کرتا ہے۔ ایک شریک مشترکہ ہندو خاندان منیجر ہو سکتا ہے؛ وہ ایک ٹرسٹی ہو سکتا ہے؛ وہ دوسروں کے ساتھ ذیلی شراکت داری کر سکتا ہے؛ وہ، ایک معاہدے کے تحت، اظہار یا مضمر، افراد کے ایک گروپ کا نمائندہ ہو سکتا ہے؛ وہ دوسرے کے لیے بے نامیدار ہو سکتا ہے۔ اس طرح کے تمام معاملات میں وہ دوہری پوزیشن پر قابض ہے۔ شراکت داری کے لحاظ سے، وہ اپنی ذاتی صلاحیت میں کام کرتا ہے؛ تیسرے فریق کے لحاظ سے، اپنی نمائندہ صلاحیت میں۔ تیسرے فریق، جن میں سے ایک شراکت دار نمائندگی کرتا ہے، دوسرے شراکت داروں کے خلاف اپنے حقوق کو نافذ نہیں کر سکتا اور نہ ہی دوسرے شراکت دار مذکورہ تیسرے فریق کے خلاف ایسا کر سکتے ہیں۔ ان کا حق صرف قانون کے مطابق یا معاہدے کی شرائط کے مطابق، جیسا بھی معاملہ ہو، اپنے شریک نمائندے کے منافع میں حصہ کا ہے۔"

ہمیں شراکت داری فرم کی صداقت کے مسئلے سے متعلق بڑی تعداد میں مقدمات کا حوالہ

دیا گیا۔

میسرز کے معاملے میں۔ حسین قاسم دادا، (ایک فرم) بنام کمشنر انکم ٹیکس، بنگال، 5 آئی ٹی آر 182، یہ قرار دیا گیا کہ متوالی کی نمائندگی کرنے والا وکف شراکت داری میں داخل نہیں ہو سکتا۔ مسلم قانون کے تحت، جس لمحے ایک وکف پیدا ہوتا ہے، جائیداد کے تمام حقوق اللہ کے پاس ہوتے ہیں۔ لہذا، وہ شراکت داری جو ایک وکف کے ساتھ موجود ہونے کا ارادہ رکھتی ہے جس کی نمائندگی متوالی شراکت دار کے طور پر کرتے ہیں وہ قانون میں کوئی شراکت داری نہیں تھی اور اسے بھارتیہ انکم ٹیکس ایکٹ، 1922 کے تحت تصدیق شدہ نہیں کیا جاسکتا تھا۔ یہ کو سٹیلو، جسٹس کی طرف سے بھی مشاہدہ کیا گیا تھا، "میں یہ سمجھنے میں مکمل طور پر ناکام ہوں کہ یہ کس طرح دلیل دی جا سکتی ہے کہ ایک آدمی ایک ہی وقت میں اپنی انفرادی صلاحیت میں شراکت دار اور نمائندہ صلاحیت میں شراکت دار ہو سکتا ہے۔ صرف اس نکتے کو مد نظر رکھتے ہوئے، میری رائے میں، یہ نتیجہ اخذ کرتا ہے کہ ٹیکس دہندگان کی طرف سے کی گئی درخواست میں بیان کردہ تفصیل کی قانون میں کوئی شراکت داری نہیں تھی۔"

یہ مشاہدہ اس معاملے کے حقائق تک محدود ہونا چاہیے جہاں یہ پایا گیا کہ حسین قاسم دادا کے درمیان انفرادی طور پر اور دونوں وکفوں کے نمائندے کے طور پر مفاداتی تصادم کا امکان تھا۔ شراکت داری کو معاہدے کے ذریعے لانا پڑتا ہے۔ یہ دیکھنا ہو گا کہ دو افراد کے درمیان ایک درست معاہدہ ہے۔ کوئی شخص اپنے ساتھ معاہدہ نہیں کر سکتا۔ لیکن جہاں کسی شخص کے پاس مختلف صلاحیتیں ہوں، اسے ایک فرد کے طور پر اپنی نمائندہ صلاحیت میں معاہدہ کرنے کا اختیار حاصل ہو سکتا ہے، مثال کے طور پر، ایک ایگزیکٹو، ٹرسٹی اور ایڈمنسٹریٹر یا ایجنٹ کے طور پر۔ (ہالسبری کے انگلینڈ کے قوانین، چوتھا ایڈیشن، جلد 9، معاہدہ، آر ٹیکل 204)۔

رائے بہادر لوکنا تھ پر ساد دھنڈھانیا بنام انکم ٹیکس کمشنر، بہار اور اڑیسہ کے معاملے میں، 8 آئی ٹی آر 369، شراکت داری کا ایک معاہدہ اے کے درمیان اس کی انفرادی نیچر میں، ایک حصے کا، اور مشترکہ ہندو کنبہ جس میں اے اور اس کے دو بیٹے شامل تھے، جس میں سے اے دوسرے حصے کا کرتا تھا، کے درمیان تیار کیا گیا تھا۔ انکم ٹیکس افسر نے فرم کے اندراج کی درخواست کو مسترد کر دیا تھا۔ پٹنہ عدالت عالیہ کے ایک ڈویژن بنچ نے فیصلہ دیا کہ انکم ٹیکس افسر کا فیصلہ درست تھا۔ صفحہ 398 پر مے کے ہندو قانون (9 ویں ایڈیشن) سے درج ذیل اقتباس کا حوالہ دینے کے بعد:

جب کسی مشترکہ خاندانی نظام کا منتظم رکن کسی اجنبی فرد کے ساتھ شراکت داری میں داخل ہوتا ہے، تو خاندان کے دیگر اراکین محض اس بنیاد پر اس کا روبرو کے شریک نہیں بن جاتے کہ انہیں ہندوستانی معاہدہ قانون کے تحت شریک کے تمام حقوق اور ذمہ داریوں کا حامل تصور کیا جائے۔ ایسی صورت میں ایک اکائی کے طور پر کنبہ شراکت دار نہیں بنتا، لیکن صرف اس کے ایسے اراکین جو حقیقت میں اجنبی کے ساتھ معاہدہ تعلقات میں داخل ہوتے ہیں، شراکت داری ایکٹ کے تحت ہوگی۔

اس معاملے میں یہ مشاہدہ کیا گیا:

"مجھے ایسا لگتا ہے کہ 24 فروری 1936 کو جس شراکت داری میں داخل ہونے کی کوشش کی گئی تھی، وہ ایک طرف لوک ناتھ اور دوسری طرف لوک ناتھ کے درمیان مشترکہ ہندو کنبہ کے انتظامی رکن کے طور پر تھی جس کے نتیجے میں اس معاملے میں ایک یونٹ کے طور پر کنبہ شراکت دار نہیں بنا۔ دوسرے لفظوں میں یہ کہ شراکت داری کو حقیقت میں مشترکہ ہندو کنبہ کے رکن اور منیجر کے درمیان ہی سمجھا جاسکتا ہے جیسا کہ دوسرا معاہدہ کرنے والا فریق جو اس معاملے میں ایک ہی شخص ہے۔ نتیجہ لامحالہ اس کے بعد آتا ہے کہ قانون میں ایسی کوئی شراکت داری نہیں ہے جو انکم ٹیکس افسر کے ذریعے رجسٹر کی جاسکتی ہو۔"

ہمارے سامنے معاملہ کسی غیر منقسم کنبہ کے منیجر کے درمیان کسی دوسری حیثیت میں شراکت داری کا نہیں ہے۔

اگر وال اینڈ کمپنی بنام کمشنر آف انکم ٹیکس، یوپی، 77 آئی ٹی آر 10 کا معاملہ ایک شراکت داری سے متعلق تھا جہاں دو ہندو غیر منقسم خاندانوں کے دو کرتوں نے شراکت قائم کی تھی۔ سوال یہ تھا کہ فرم کا سرمایہ کنبہ ہی فنڈز سے نکلتا تھا، کیا کنبہ کے افراد اصل میں فرم کے شراکت دار بن گئے تھے۔ اس معاملے میں کمشنر انکم ٹیکس بنام کالو بابو لال چند، 37 آئی ٹی آر 23 (ایس سی) کے معاملے کا حوالہ دینے کے بعد یہ فیصلہ کیا گیا کہ یہ اچھی طرح سے طے شدہ تھا کہ ایک غیر منقسم کنبہ کسی دوسرے شخص یا افراد کے ساتھ شراکت داری کا معاہدہ نہیں کر سکتا۔ غیر منقسم کنبہ ایک عارضی جسم ہے۔ اس کی ساخت پیدائش، موت، شادیوں اور طلاق سے بدل گئی۔ یہ مفروضہ کہ ایک ہندو مشترکہ کنبہ شراکت داری فرم میں شراکت دار ہو سکتا ہے، قانون کے غلط نظریے پر مبنی تھا۔ یہ فیصلہ کیا گیا کہ جن افراد کو دستاویز میں شراکت دار کے طور پر دکھایا گیا ہے انہیں انکم ٹیکس افسر کے

ذریعے ان کی انفرادی حیثیت میں اس میں شامل ہونے کے لیے لیا جانا چاہیے۔ یہ انکم ٹیکس افسر کا کام نہیں تھا کہ وہ دستاویز کے پیچھے جائے اور یہ معلوم کرے کہ دستاویز میں مذکور شراکت دار اپنے حق میں شامل ہوئے ہیں یا دیگر ان کی نمائندگی کر رہے ہیں۔ منعقد کیا گیا:

"لہذا شراکت داری کو درست قرار دیا جانا چاہیے کیونکہ قانون متعلقہ وقت پر کسی کو، بصورت دیگر ان معاہدہ کرنے کے قابل، شراکت داری کے معاہدے میں داخل ہونے سے منع نہیں کرتا ہے، حالانکہ اس کے حصے میں فائدہ مند مفاد دوسروں میں ہو سکتا ہے۔

انکم ٹیکس کمشنر، بمبئی سٹی II بنام راگھوجی آنند جی اینڈ کمپنی، 100 آئی ٹی آر 246 کے معاملے میں، فرم گیارہ شراکت داروں پر مشتمل تھی۔ اس منیجر پر شراکت داروں میں سے ایک نے دو صلاحیتوں میں دستخط کیے تھے۔ ایک فرد کے طور پر اور غیر منقسم کنبہ کے کرتا کے طور پر۔ یہ مانا گیا کہ شراکت داری درست ہے اور اندراج کا حقدار ہے۔ اس صورت میں یہ قرار دیا گیا تھا کہ شراکت داری کا معاہدہ ایک شخص کے درمیان ایک صلاحیت میں اور ایک ہی شخص کے درمیان صرف مختلف صلاحیت میں معاہدہ تھا، لیکن یہ دو صلاحیتوں میں ایک شخص اور نو دیگر افراد کے درمیان معاہدہ تھا۔

ہمیں چند رکانت منی لال شاہ اور ایک اور بنام کمشنر انکم ٹیکس، (1992) 193 آئی ٹی آر 1 کے معاملے میں اس عدالت کے ایک فیصلے کی طرف بھی بھیجا گیا تھا، جس میں غیر منقسم کنبہ کے منیجر اور کنبہ کے غیر منقسم رکن کے درمیان شراکت داری کی صداقت کے سوال پر غور کیا گیا تھا۔ لکمان داس بنام کمشنر انکم ٹیکس، (1948) 16 آئی ٹی آر 35 (پی سی) کے معاملے میں پریوی کونسل کے فیصلے کے بعد اس عدالت نے فیصلہ دیا کہ اگر کوئی اجنبی اپنی جائیداد کے حوالے سے، مشترکہ ہندو کنبہ کے ساتھ اس کے منیجر کے بذریعے شراکت میں داخل ہو سکتا ہے، تو اس طرح کے موقع کو شریک پارٹنر سے اس کی علیحدہ اور انفرادی جائیداد کے حوالے سے روکنے کی کوئی معقول وجہ نہیں ہے۔

اس معاملے میں ہمارے سامنے زیادہ سے زیادہ چھ شراکت دار ہیں۔ کرشنا داس نے اپنی طرف سے شراکت داری کے معاہدے پر دستخط کیے اور ساتھ ہی سدیوان کے وارثوں کی نمائندگی کی۔ کرشنا داس کے سدیوان کے وارث کے ساتھ شراکت داری کا معاہدہ کرنے پر کوئی قانونی پابندی نہیں ہے۔ واحد مسئلہ یہ ہے کہ کرشنا داس خود وارثوں میں سے تھے۔ لیکن، پریوی کونسل کی عدالتی

کمیٹی کے طے شدہ اصولوں اور فرم بھگت رام موہن لال اور چندر کانت منی لال شاہ (اوپر) کے مقدمات میں اس عدالت کے فیصلوں کو مد نظر رکھتے ہوئے، جہاں یہ قرار دیا گیا تھا کہ ایک منیجر اسی ہندو غیر منقسم کنبہ کے شریک شراکت دار کے ساتھ شراکت میں داخل ہو سکتا ہے، ہمیں سمجھ نہیں آتا کہ اس شراکت داری کے معاہدے کی صداقت پر شک کیوں کیا جانا چاہیے، خاص طور پر اس حقیقت کے پیش نظر کہ چار دیگر شراکت دار تھے اور کرشنا داس دوسرے قانونی وارثوں کی طرف سے مختار نامہ رکھتے تھے۔ شراکت داری ایکٹ یا کنٹریکٹ ایکٹ میں ایسا کچھ نہیں ہے جو چھ شراکت داروں کے ذریعہ اس نوعیت کے معاہدے کو داخل کرنے سے روکتا ہو۔

ہمارے خیال میں کیرالہ عدالت عالیہ نے اس معاملے میں صحیح فیصلہ دیا ہے۔ اپیل مسترد کر دی جاتی ہے۔ اخراجات کے حکم کے حوالے سے کوئی حکم نہیں ہوگا۔

دیوانی اپیل نمبر 84/3338، 83-8601/02، 411-84/16، 1570-93/71،
84/4675، 92/3867، 95/7745 اور خصوصی رخصت کی درخواستیں (C) نمبر 19919-
20/95 اور 12744/91۔

دیوانی اپیل نمبر 3069، سال 1980 میں ہمارے فیصلے کے پیش نظر، مذکورہ بالا اپیل اور خصوصی اجازت کی درخواستیں بھی مسترد کر دی گئی ہیں۔ اخراجات کے حوالے سے کوئی حکم نہیں ہوگا۔

اپیلیں اور درخواستیں مسترد کر دی گئیں۔